جنت میں داخلہ
اور
دوزخ سے نجات

تالیف:
عبداللہ بن جار اللہ بن ابراہیم الجار اللہ

ناشر الدار السلفیہ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

جنّت میں داخلہ
دوزخ سے نجات

Www.IslamicBooks.Website

جنت میں داخلہ

اور

دوزخ سے نجات

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جار اللہ بن ابراہیم الجار اللہ

ناشر

الدار السلفیہ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السّلفیہ نمبر ۲۲۰

نام کتاب : جنت میں داخلہ اور دوزخ سے نجات

نام مؤلف : عبداللہ بن جاراللہ

ناشر : الدار السّلفیہ

طابع : اکرم مختار

تعداد اشاعت (باراول) : گیارہ سو

تاریخ اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء

قیمت : ۲۰ روپے

ملنے کا پتہ

دارالمعارف

۱۳ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، ممبئی - ۳

فون :- ۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

فہرست

جنت میں داخل ہونے اور دوزخ سے بچنے کے اسباب 9
جنت والوں کے اعمال اور دوزخ والوں کے اعمال 26
دوزخ سے ڈرانا اور اس میں داخل ہونے کے اسباب 30
دوزخ کے عذاب کے نمونے 39
نعمتوں والی جنت کی خوبی اور اس تک پہنچنے کا راستہ! 48
شاہراہ بہشت! 53
جنت کی چند نعمتوں کا ذکر (اللہ تعالیٰ ہمیں اہل جنت سے بنائے) 54
اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا بیان 63

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Www.IslamicBooks.Website

﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا
عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ أُوْلٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ
أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: ١٣٥-١٣٦)

اور وہ لوگ جب کوئی کھلا گناہ (یعنی برا کام) یا (کسی گناہ کا ارتکاب کرکے) اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پھر اس سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کئے پر اڑے نہیں رہتے، یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغات ہیں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت ہی اچھا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے

"لا اله الا الله"

کہا اور اس کے دل میں ایک جو کے برابر بھلائی ہو

اسے دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

پھر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے "لا اله الا الله" کہا

اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے کے برابر بھلائی ہو،

پھر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے "لا اله الا الله" کہا

اور اس کے دل میں

ذرہ برابر بھی بھلائی ہو''۔

* * *

Www.IslamicBooks.Website

جنت میں داخل ہونے اور دوزخ سے بچنے کے اسباب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ﴾ (البقرة۲/ ۲۵)

"(اے پیغمبر!) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے انہیں آپ خوشخبری دے دیجئے کہ ان کے لئے باغات ہیں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَتِ لَهُمْ جَنَّتُ النَّعِيمِ ۝۸﴾ (لقمان۳۱/ ۸)

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے بلاشبہ ان کے لئے نعمتوں والے باغات ہیں"۔

اور ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝۳۴﴾ (القلم۶۸/ ۳۴)

"یقیناً پرہیزگاروں کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں نعمتوں والے باغات ہیں"

Www.IslamicBooks.Website

ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَسَارِعُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾ وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا۟ فَٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا۟ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَٰمِلِينَ ﴿١٣٦﴾ ﴾ (آل عمران ۳/ ۱۳۳-۱۳۶)

"اور اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی طرف لپکو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے (اور اس کی لمبائی اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے) وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو آسودگی میں اور تنگ دستی میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں ہی کو دوست رکھتا ہے۔ اور جب کوئی کھلا گناہ (براکام) کر بیٹھتے ہیں یا (کسی گناہ کا ارتکاب کر کے) وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا بخشش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر (دیدہ دانستہ) اپنے کئے پر اڑے نہیں رہتے۔ ایسے ہی لوگوں کا صلہ ان کے پروردگار کی طرف سے

Www.IslamicBooks.Website

بخشش اور باغات ہیں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت ہی اچھا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿ سَابِقُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ ﴾

(الحديد٥٧/ ٢١)

"اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے' یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بہت بڑے' فضل والا ہے۔"

نیز فرمایا:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ ﴾ (الأحقاف٤٦/ ١٣_١٤)

"تحقیق جن لوگوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر وہ اس بات پر قائم رہے' انہیں قطعاً کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنتی۔ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان کے (ان نیک کاموں کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

Www.IslamicBooks.Website

﴿ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ
رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَٰنٍ وَجَنَّٰتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ
مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ
عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ ﴾ (التوبۃ۹/ ۲۰۔۲۲)

"جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مال و دولت سے جہاد کیا، اللہ کے ہاں ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انکا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور رضامندی کی خوشخبری دیتا ہے اور ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کی نعمتیں قائم و دائم ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ کے ہاں (ان کے لئے) بہت بڑا اجر ہے۔"

﴿ ۞ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم
بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيَقْتُلُونَ
وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ
وَٱلْقُرْءَانِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِۦ مِنَ ٱللَّهِ ۚ فَٱسْتَبْشِرُوا۟
بِبَيْعِكُمُ ٱلَّذِى بَايَعْتُم بِهِۦ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١١١﴾
ٱلتَّٰٓئِبُونَ ٱلْعَٰبِدُونَ ٱلْحَٰمِدُونَ ٱلسَّٰٓئِحُونَ
ٱلرَّٰكِعُونَ ٱلسَّٰجِدُونَ ٱلْءَامِرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ
وَٱلنَّاهُونَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَٱلْحَٰفِظُونَ لِحُدُودِ ٱللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ
ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ ﴾ (التوبۃ۹/ ۱۱۱۔۱۱۲)

Www.IslamicBooks.Website

"یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں جس کے عوض ان کے لئے جنت ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو (دشمنوں کو) قتل کرتے ہیں اور (کبھی) خود بھی مارے جاتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کا) تورات' انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جسے وہ ضرور پورا کرے گا۔ اور اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے؟ سو جو سودا تم نے اللہ سے کیا ہے' اس سے خوش ہو جاؤ۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔
توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' حمد کرنے والے' روزہ رکھنے والے' رکوع کرنے والے' سجدہ کرنے والے' اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے (یہی لوگ مومن ہیں) اور اے پیغمبر! مومنوں کو (بہشت کی) خوشخبری سنا دیجئے۔"

نیز فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ﴿٤﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٥﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٧﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١﴾﴾ (المؤمنون ٢٣/ ١-١١)

Www.IslamicBooks.Website

"بے شک ایماندار کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔ اور جو بے ہودہ باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے یا کنیزوں سے جو ان کی ملک ہوتی ہیں' ان میں انہیں کوئی ملامت نہیں۔ اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو وہی لوگ حد سے نکل جانے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے معاہدوں کو ملحوظ رکھتے ہیں' اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں' یہی لوگ وارث ہیں' جو جنت الفردوس کے وارث بنیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

امام احمد اور ان کے علاوہ (کئی) دوسرے محدثین نے روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ»

"مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں جو انہیں قائم کرے گا جنت میں داخل ہو گا پھر آپ ﷺ نے قد افلح المومنون (سے آگے دس آیات تک) پڑھا۔"

اور جنت میں دخول اور دوزخ سے نجات کے اسباب میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم ہیں۔ نیز اس مفہوم میں نبی ﷺ سے بہت سی احادیث وارد ہیں جن میں سے چند ایک کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے

Www.IslamicBooks.Website

ہوئے سنا، آپ فرمار ہے تھے:

«اِتَّقُوا اللهَ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ»(رواہ مسلم)

* "اللہ سے ڈرتے رہو۔ پانچ نمازیں ادا کرو، مہینہ بھر کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ»(رواہ مسلم)

* "جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو (دوزخ کی) آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو اسے اس حال میں موت آنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور اسے لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہیئے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

* جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے پوچھا:

«أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمُكْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلاَلَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ

Www.IslamicBooks.Website

قَالَ: نَعَمْ»(رواہ مسلم)

* ”مجھے یہ بتلائیے کہ اگر میں فرض نمازیں ادا کرتا رہوں‘ رمضان کے روزے رکھوں‘ حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا رہوں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں!“

اور ”حَرَّمْتُ الْحَرَامَ“ کے معنی ہیں ”میں اس سے بچتا رہوں“ اور ”اَحْلَلْتُ الْحَلَالَ“ کے معنی ”اس کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے اسے کروں“ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص واجبات کو قائم کرے اور محرمات سے باز رہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں زکوٰۃ اور حج کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا گیا کہ زکوٰۃ تو صرف صاحب مال پر فرض ہے اور حج صرف استطاعت رکھنے والے پر۔ رہے نماز اور روزے کو حلال سمجھتے ہوئے کرنا اور حرام کو چھوڑنا‘ تو یہ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ واللہ اعلم۔

* معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور رکھے‘ تو آپ نے فرمایا:

«لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَأَنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ»

* ”تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے۔ اور یقیناً اس شخص کے لئے

Www.IslamicBooks.Website

آسان ہے جس پر اللہ آسان بنا دے۔ اللہ ہی کی عبادت کر اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔"

اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ»(رواہ مسلم)

* "جو شخص ایسی راہ چلا جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس وجہ سے جنت کی راہ آسان بنا دے گا"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا يَشَآءُ»(رواہ مسلم)

* "تم میں سے جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کرے پھر کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہو۔"

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

«مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ» (متفق علیه)

* ”جس شخص نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر کر دیتا ہے“

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

«مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ» (رواه مسلم)

* ”جس شخص نے کسی دن اور رات میں بارہ رکعات بطور نفل پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔“

اور بارہ رکعات یہ ہیں۔ چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد' دو رکعتیں مغرب کے بعد' دو عشاء کے بعد اور دو نماز فجر سے پہلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: وہ کون سی چیز ہے جس سے اکثر لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا:

* * ”تقویٰ اور حسن اخلاق“

اسے ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الأَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ»

Www.IslamicBooks.Website

* "لوگو! سلام کو خوب پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو تم نماز ادا کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى»(رواه مسلم)

"یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ (یتیم) اس کا رشتے دار ہو یا نہ ہو، وہ اور میں جنت میں ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (اکٹھے) ہوں گے۔ اور مالک نے اپنی شہادت کی انگلی کا اشارہ کیا۔"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے اسباب کا انحصار اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر ہے اور دوزخ میں داخلہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُۥ يُدْخِلْهُ نَارًا خَـٰلِدًا فِيهَا وَلَهُۥ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾﴾ (النساء٤/ ١٣-١٤)

"جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

یہ لوگ ہمیشہ ان (باغات) میں رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔
اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اللہ کی حدیں توڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کریں گے' اس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت آمیز اور رسوا کن عذاب ہو گا۔"

جنت میں جانے اور دوزخ سے نجات کے اسباب سے متعلق جو کچھ ذکر ہوا اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

* اللہ تعالیٰ پر' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' قیامت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا۔
* اس گواہی کی تحقیق کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا' زکوۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔
* سچا ایمان اور ایسا نیک عمل جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔
* اللہ تعالیٰ کے اوامر کو بجالانے اور نواہی سے پرہیز کرنے کے ذریعے تقوی اور اطاعت الٰہی کا حصول۔
* آسودگی و خوشحالی اور تنگ و ترشی' ہر حال میں صدقہ خیرات کرنا' اور لوگوں سے احسان کرنا۔
* غصہ پی جانا' غصہ کے وقت نفس (اپنے آپ) کو قابو میں رکھنا اور لوگوں کو معاف کرنا۔

Www.IslamicBooks.Website

* ہر وقت تمام گناہوں اور خطاؤں سے توبہ اور استغفار کرتے رہنا اور گناہ پر مصر نہ ہونا۔

* بھلائیوں کی طرف لپکنا اور اچھے کاموں میں جلدی کرنا۔

* اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم کرنا' اس پر قائم رہنا' اور اس معاملہ میں نفس سے جہاد کرنا۔

* ایمان لانا' ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا تاکہ اللہ کا کلمہ (کلمۂ توحید) بلند ہو اور دین پورے کا پورا اللہ کے لئے ہو جائے۔

* اللہ کی (ذات سے) محبت' اس (کے عذاب) سے خوف اور اس (کی ذات سے بخشش کی) امید' اللہ کے رسول اور اس کے مومن بندوں سے محبت کرنا۔

* تنگی ترشی اور آسودگی (ہر حال) میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا۔

* اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرنا' اس کی نافرمانی سے رک جانا اور اللہ کی دکھ پہنچانے والی اقدار (مشیت الٰہی) پر صبر کرنا۔

* بھلے کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا۔

* پانچوں نمازوں پر ہمیشگی و دوام اور ان میں اظہار عاجزی کرنا۔

* لغو (بیہودہ) کاموں سے اعراض کرنا اور ہر اس چیز سے بھی جس میں کوئی خیر ہو نہ اس سے کسی فائدہ کی توقع ہو۔

* مقامات ستر اور غیر محرم عورتوں سے نظر جھکائے رکھنا اور شرمگاہوں کی

Www.IslamicBooks.Website

حفاظت کرنا۔

* امانتیں ادا کرنا' عہد کی حفاظت کرنا اور اس کا لحاظ رکھنا اور اس میں خیانت نہ کرنا۔

* اولی الامر (یعنی) علماء حق اور حکمرانوں کی اطاعت کرنا۔ بشرطیکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔

* اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنا اور لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا جیسا آپ خود اپنے لئے ان سے چاہتے ہیں۔

* اوامر کا بجا لانا' نواہی سے اجتناب کرنا' واجبات کو ادا کرنا اور حرام (و ناجائز) کاموں کو چھوڑ دینا۔

* مفید علم کی رغبت کرنا اور وہ شرعی علم یعنی کتاب و سنت کا علم ہے اور اس پر عمل کرنا۔

* (اچھی طرح) مکمل وضوء کرنا اور اس کے بعد شہادتین کہنا۔

* خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی نیت سے مسجدیں تعمیر کرنا۔

* فرض نمازوں کی محافظت کرنا اور مشروع نوافل سے انہیں کامل تر بنانا۔ خواہ یہ نوافل فرائض سے پہلے ہوں یا بعد میں ہوں۔

* حسن خلق اور نرم پہلو اختیار کرنا نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے لئے تواضع اختیار کرنا۔

* سلام پھیلانا' کھانا کھلانا' صلہ رحمی کرنا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں اس وقت نماز اداء کرنا۔

* یتیم کی کفالت کرنا' اس کا خیال رکھنا اور اس کے معاملات کو قائم کرنا۔

Www.IslamicBooks.Website

* سچی بات کہنا' والدین کی فرمانبرداری کرنا' ہمسائے اور اپنے مملوک غلام اور چوپایوں تک سے احسان (نیک سلوک) کرنا۔

* اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا۔ اس پر توکل کرنا' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنا۔ اللہ سے ڈرنا' اس کی رحمت کی امید رکھنا' اس کی طرف رجوع کرنا' اس کے حکم پر صبر کرنا اور اس کی نعمت کا دل و زبان اور عمل سے شکر کرنا۔

* قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ کا ذکر کرنا' اسی سے ہی دعاء اور سوال کرنا' اس کی طرف رغبت کرنا اور اس کے عذاب سے ڈرنا۔

* اللہ کا یہ حکم کہ تو اس رشتے دار سے رشتہ جوڑ جو تجھ سے توڑے (یعنی جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کر) اور اس کو دے جو تجھے محروم رکھے' اور اسے معاف کر جو تجھ پر ظلم کرے اور اس سے اچھا سلوک کر جو تجھ سے برا سلوک کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایسے پرہیزگاروں کے لئے جنت تیار کر رکھی ہے "جو آسودگی اور تنگی (ہر حال) میں خرچ کرتے ہیں' غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ احسان (نیکی) کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے" (آل عمران: ۳/ ۱۳۴)

* تمام امور میں عدل کرنا اور تمام مخلوق کے ساتھ انصاف کرنا حتی کہ کفار اور ان جیسے سب لوگوں سے۔

* (اللہ تعالیٰ سے) جنت مانگنا اور دوزخ سے نجات (کا سوال کرنا) اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق دعا کرنا:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن ۴۰/ ۶۰)

Www.IslamicBooks.Website

"اور تمہارے پروردگار نے فرمایا مجھے ہی پکارو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا"۔

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿٢٠١﴾ ﴾ (البقرۃ۲/ ۲۰۱)

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔"

صَلَّى اللهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ

نوٹ: جنت میں داخل ہونے اور دوزخ سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس کی شرطوں کو پورا کرنا، رکاوٹوں کو ختم کرنا، واجبات کو اداء کرنا اور حرام کاموں کو ترک کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا مذکورہ اور ان جیسے دوسرے اسباب پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ کفر، شرک، بدکرداری اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جیسے مذکورہ دوزخ میں داخل کئے جانے کا سبب بننے والے کاموں سے دور رہنا بھی از حد ضروری ہے۔ اپنے عملوں کے ذریعے ہرگز کوئی شخص بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے داخل ہو گا اور اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں، مومنوں، پرہیزگاروں، توبہ کرنے والوں اور رسول اللہ ﷺ کے پیروکاروں اور اطاعت گزاروں کے قریب ہے۔

اے اللہ! اے ہمیشہ سے زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والے! اے بزرگی اور عزت والے! ہم آپ سے جنت اور جنت سے قریب کر دینے والے قول و عمل کا سوال کرتے ہیں۔ اور ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل اور اعتقاد سے جو دوزخ کے قریب لے جائے۔ اور ہم

Www.IslamicBooks.Website

آپ سے آپ کی رضاء اور جنت کا سوال کرتے ہیں اور آپ کی ناراضگی اور عذاب سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ نیز ہم تیرے مرتبہ کے واسطہ سے تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب جہنم کو پھیر دے (دور کر دے)۔ کیونکہ دوزخ کا عذاب بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔ بلاشبہ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اے اللہ! ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔ اے زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والے! اے بزرگی اور عزت و شرف والے! اے اللہ! ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں لہٰذا لمحہ بھر کے لئے بھی ہمیں ہمارے نفسوں کے سپرد نہ کر اور ہمارے تمام حالات کی اصلاح فرما۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! ہمارے تمام معاملات کا انجام بہتر فرما دے اور ہمیں دنیا اور آخرت کے عذاب کی رسوائی سے محفوظ فرما۔ اے ہمیشہ سے زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والے! اے بزرگی اور عزت و شرف والے۔

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

Www.IslamicBooks.Website

جنت والوں کے اعمال اور دوزخ والوں کے اعمال

سوال : شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اہل جنت کے اعمال کیا ہیں اور اہل دوزخ کے کیا؟ تو آپ نے اس سوال کا یہ جواب دیا:

جواب : الحمدللہ رب العالمین ۔ اہل جنت کا عمل ایمان اور تقوی ہے اور اہل دوزخ کا عمل کفر' بدکرداری اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

گویا اہل جنت کے اعمال ہیں: اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا۔ دونوں شہادتیں' ایک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور دوسری یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول' ہیں نماز قائم کرنا' زکوۃ اداء کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ اور اللہ کی عبادت اس طرح کرنا جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو (اس طرح) جیسے وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

جنتیوں کے کچھ اعمال یہ ہیں: سچی بات سچ بولنا' امانت ادا کرنا' عہد پورا کرنا' والدین سے نیک سلوک کرنا' صلہ رحمی کرنا' ہمسائے' یتیم و مسکین اور مملوک سے احسان (اچھا سلوک) کرنا۔ مملوک آدمی ہوں یا چوپائے۔

اور اہل جنت کے کچھ اعمال یہ بھی ہیں: اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص' اس پر

Www.IslamicBooks.Website

ہی توکل کرنا' اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنا' اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' اس کی رحمت کی امید رکھنا' اس کی طرف رجوع کرنا' اس کے حکم پر صبر کرنا اور اس کی نعمتوں کا شکر اداء کرنا۔

اور کچھ اعمال یہ ہیں: قرآن کی تلاوت کرنا' اللہ کا ذکر کرنا' اس سے دعاء کرنا' اس سے مانگنا اور اس کی طرف رغبت کرنا۔

اور چند یہ ہیں: نیکی اور بھلائی کے کاموں کا حکم دینا' برے کاموں سے منع کرنا اور اللہ کی راہ میں کافروں اور منافقوں سے جہاد کرنا۔

اور جنتیوں کے چند اعمال یہ ہیں: تو اس سے صلہ رحمی کرے جو تجھ سے قطع کرے اور اسے دے جو تجھے محروم رکھے اور اسے معاف کرے جو تجھ پر ظلم کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت ان پرہیزگاروں کے لئے تیار کی ہے جو:

﴿ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَـٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾ ﴾ (آل عمران ۳/ ۱۳٤)

"وہ لوگ جو آسودگی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرتے اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

اور اہل جنت کے چند اعمال یہ ہیں: تمام امور میں عدل کرنا اور تمام مخلوق سے انصاف کرنا حتیٰ کہ کافروں سے بھی' اور ان جیسے دوسرے اعمال (جنت والوں کے اعمال ہیں)۔

Www.IslamicBooks.Website

اہل دوزخ کے اعمال یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' رسولوں کو جھٹلانا' کفر' حسد' جھوٹ' خیانت' ظلم' بے حیائی کی تمام اقسام' بے وفائی(یعنی دھوکہ دہی)' قطع رحمی' جہاد کے معاملہ میں بزدلی' بخل' ان کے ظاہر اور باطن کا مختلف ہونا' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس (ناامید) ہونا' اللہ کی تدبیر سے بے خوف رہنا' مصائب میں بے صبری (اور چیخ و پکار) کا اظہار اور خوشحالی میں فخر و تکبر کرنا' اللہ کے فرائض کو چھوڑنا' اس کی حدود کو پھلانگ جانا' اس کی قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کرنا' خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے ڈرنا' انہیں سے امید رکھنا اور انہیں پر بھروسہ کرنا' ریاکاری اور شہرت کی خاطر عمل کرنا' کتاب و سنت کی مخالفت کرنا' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے مخلوق کی اطاعت کرنا' باطل چیزوں کا تعصب رکھنا' اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانا' حق کا انکار کرنا اور علم اور شہادت کی ایسی باتوں کو چھپا جانا جن کا ظاہر کرنا ضروری ہو۔

اور جہنمیوں کے چند اعمال یہ ہیں: جادو کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' اور کسی کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔ یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' (اسلامی جہادی) لشکر سے بھاگ آنا اور پاک دامن بے خبر ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا۔

اور ان دونوں قسموں کے اعمال کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں۔ البتہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ اہل جنت کے تمام تر اعمال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں داخل ہیں اور اہل دوزخ کے تمام تر اعمال اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں داخل ہیں:۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُۥ يُدْخِلْهُ نَارًا خَٰلِدًا فِيهَا وَلَهُۥ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٤﴾﴾ (النساء٤/ ١٣-١٤)

"جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے باغات میں داخل فرمائیں گے۔ جن میں نہریں بہہ رہی ہیں' وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود کو پھلانگ جائے گا' اللہ اسے دوزخ میں داخل کریں گے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہو گا۔"

مجموعہ فتاوی شیخ الاسلام ج ١٠ ص ٤٢٢

وصلی اللہ علی محمد

Www.IslamicBooks.Website

دوزخ سے ڈرانا اور اس میں داخل ہونے کے اسباب

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ اس نے (ہمیں) اپنی ذات سے ڈرنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرے گا' اللہ اسے بچالے گا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے' اس کے رسول اور اللہ کے ہاں ساری مخلوق سے معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر' آپ کے متبعین و اصحاب پر اور جو بھی آپ کی ہدایت سے رہنمائی حاصل کرے (ان سب پر) رحمت اور بہت سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و ثناء کے بعد: اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ ﴾ (التحریم ٦٦/٦)

”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اس پر سخت دل اور سخت گیر

Www.IslamicBooks.Website

فرشتے مقرر ہیں جو کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔"

اہل ایمان کے لئے یہ اللہ کی پکار، حکم، تنبیہہ اور شدید خطرے کی اطلاع ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دعوت (فکر) دیتے ہیں کیونکہ یہی لوگ ہیں جو اللہ کی نداء کے آگے جھک جاتے ہیں' وہ اس کا حکم بجالاتے اور اس کے کلام سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس خطرے سے بچانے کا حکم دیتے ہیں جو ان کے آگے ہے اور اس ہلاکت کی جگہ سے بھی جو ان کی راہ میں ہے۔ اس خطرے سے وہی نجات پا سکتا ہے جو درپیش خطرہ کے پہنچنے سے پہلے ہی خبردار ہو جائے اور اس میں واقع ہونے سے پیشتر اس سے بچاؤ (کی تدبیر) کرلے۔ یہ ہلاکت کی جگہ بہت ہی خطرناک آگ ہے۔ یہ وہ آگ نہیں جسے آپ پہچانتے ہیں کہ لکڑی سے بھڑکائی اور پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ جس سے بچاؤ کیا جا سکتا اور اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ وہ آگ ہے جو انسانی جسموں اور اصنام و گندھک کے پتھروں سے بھڑکائی جائے گی۔ یہ دنیا کی آگ کی طرح نہیں کہ جو اس میں جل جائے' وہ مرجائے' اس کی زندگی ختم اور اس سے دکھ کا احساس ختم ہو جائے بلکہ:

﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَٰهُمْ سَعِيرًا﴾ (بني اسرائيل ١٧/ ٩٧)

"جب بھی (آتش دوزخ) بجھنے لگے گی ہم اسے مزید بھڑکادیں گے۔"

﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ﴾ (النساء٤/ ٥٦)

Www.IslamicBooks.Website

"جب بھی ان کی کھالیں گل جائیں گی ہم ان کی دوسری کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزا چکھیں۔"

﴿لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا﴾

"نہ تو ان کی قضاء ہی آئے گی کہ وہ مرجائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ان سے ہلکا (کم) کیا جائے گا۔" (الفاطر ۳۵/ ۳٦)

﴿لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾﴾

"وہاں نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو ملے گا مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔" (النبا ۷۸/ ٢٤_٢٥)

دوزخ کی آگ جلانے والے اور دوزخیوں کو عذاب دینے والے (فرشتے) عاجز ہوں گے نہ انہیں تکان محسوس ہو گی اور نہ انہیں کسی پر شفقت یا رحم آئے گا۔ اگر دوزخی ان سے لطف و کرم کی درخواست کریں گے تو اس کا کچھ فائدہ نہ ہو گا اور نہ مہر و محبت کی بنا پر ان میں کوئی لچک آئے گی۔ دوزخیوں کو سزا دینے کا جو حکم انہیں دیا گیا ہے اس حکم کو نافذ کرنے میں وہ سستی نہیں کرتے کیونکہ وہ:

﴿مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾﴾ (التحریم ٦٦/ ٦)

"سخت دل، سخت گیر فرشتے ہیں جو قطعاً اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔ وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

اے مسلمانو! اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے بارے میں ایک مسلمان کی ذمہ داری بہت ہی بھاری اور خوفناک ہے۔ وہاں آگ ہے جو اسے اور اس

Www.IslamicBooks.Website

کے اہل و عیال کو درپیش ہو گی لہٰذا اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال اور اس آگ کے درمیان حائل ہو جائے جو اس شخص کا انتظار کر رہی ہے جو اس کی راہ پر چلا۔ وہ ایسی آگ ہے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ لوگ بھی دوزخ میں پتھروں کی طرح ہی ہوں گے' ان میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔ لوگ بھی پتھروں کی طرح حقیر اور ارزاں ہوں گے' جیسے پتھر پھینکے جاتے ہیں انہیں بھی ایسے ہی پھینکا جائے گا۔ (دوزخی) لوگوں کا قطعًا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ کس قدر خطرناک ہے وہ آگ جو پتھروں سے بھڑکائی جاتی ہے' جو سخت اور ٹھوس پتھروں کو کھاتی ہے تو بنی آدم کے جسم کا کیا حال ہو گا؟ اس کے داروغے فرشتے ہیں' تندخو اور سخت گیر۔ انہیں جو عذاب سونپا گیا ہے ان کی طبیعت اس سے پوری مناسبت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے' جو حکم انہیں دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں"

ان فرشتوں کی کچھ صفات یہ ہیں: وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ نے جو حکم دیا ہے اس کو نافذ کرنے کی انہیں قدرت حاصل ہے' اس میں سے وہ کچھ نہیں چھوڑتے۔ مومن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے کیسے بچائیں؟ بلاشبہ اللہ پاک نے انہیں اس کا طریقہ بھی بتلا دیا ہے اور ان کے لئے امید' رحمت اور اس آگ سے نجات کا دروازہ کھول دیا ہے' اگر وہ اس طریق پر چلیں گے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے لئے واضح فرما دیا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ تُوبُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن

Www.IslamicBooks.Website

تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَٰنِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَٱغْفِرْ لَنَآ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

(التحریم ٦٦/ ٨)

"اے ایمان والو! اللہ کے حضور توبہ کرو' خالص توبہ۔ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ نبی (ﷺ) کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں' رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوں گا' اور وہ کہہ رہے ہوں گے' اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے ہمارا نور مکمل فرما اور ہمیں بخش دے۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

وہ طریقہ ہے محض اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی (حاصل کرنے) کے لئے گناہوں اور برائیوں سے توبہ کرنا۔ وہ طریقہ ان امور پر مشتمل ہے: گناہوں کو چھوڑنا' اپنے کئے ہوئے (گناہ کے) کام پر ندامت اور آئندہ کبھی وہ کام نہ کرنے کا عزم' اور بندوں کے دبائے ہوئے حقوق کی واپسی اور اچھے اعمال کرنے سے ان کی تلافی کرنا۔ اور ایسی توبہ کا ثمرہ ہو گا گناہوں کی معافی' باغات بہشت میں داخلہ اور اس ذلت و رسوائی سے سلامتی جو نافرمانوں کو ہو گی۔ اور اندھیروں سے نکال کر وافر نور میں نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والے صحابہ کے ساتھ ملا دینا۔

Www.IslamicBooks.Website

اے مسلمانو! ان آیات کی نص کی رو سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہم سب بایں طور پر جوابدہ ہیں کہ ہم اپنے نفسوں پر اللہ کی اطاعت لازم کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دور رکھیں۔ اپنی اولاد' بیویوں اور جو ہمارے گھروں میں رہتے ہیں' ان سب کی طرف سے بھی یہ جوابدہ ہیں کہ ہم ان پر اللہ کی اطاعت کو لازم کریں اور انہیں اللہ کی نافرمانی سے بچائیں۔ اسی کے متعلق سنت صحیحہ میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

«مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ»

"تمہاری اولاد جب سات سال کی ہو جائے تو اس کو نماز کا حکم دو اور اگر دس سال کی عمر کو پہنچ کر نماز نہ پڑھیں تو انہیں مار کر پڑھاؤ اور ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»

"تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہو گی۔"

اے والدین! اس مسئولیت کے قیام کے لئے گھروں کے اندر اور باہر ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ تمہاری اولاد جہاں ہو ان کا پیچھا کرو۔ انہیں نیک کاموں کا حکم دو اور برے کاموں سے منع کرو۔ انہیں دین کے امور سکھلاؤ۔ برے ہم نشینوں اور فسادی دوستوں سے الگ کر دو۔ اپنے گھروں

Www.IslamicBooks.Website

کو ریڈیو' بگاڑ پیدا کرنے والی فلموں' گانے بجانے' ننگی تصویروں' منحرف کرنے والی کتابوں' فحش اخباروں اور رسالوں' تربیت کرنے والی اجنبی عورتوں اور اجنبی مَردوں سے' خواہ یہ ڈرائیور ہوں یا خادم' اس تمام سامان فساد سے اپنے گھروں کو پاک کر دو۔

اللہ کے بندو!

وہ شخص اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے کیسے بچا سکتا ہے جو اسلام کے ستون اور کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والی نماز کو چھوڑ دیتا ہے؟ وہ شخص اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے کس طرح بچا سکتا ہے جس نے مساجد کو چھوڑ دیا اور جمعہ کی نماز اور جماعت کو ترک کر دیا؟ وہ کیسے اپنے آپ کو آگ سے بچا سکتا ہے جو حرام کاموں پر جرات کرتا ہے اور اطاعت کے کاموں کو ہلکا سمجھتا ہے؟ وہ شخص کیسے اپنے آپ کو آگ سے بچا سکتا ہے جو دن رات اسی راہ پر چل رہا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ کس لمحے وہ دوزخ کے دروازے پر جا کھڑا ہو گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:۔

«اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلَ ذٰلِكَ»

"جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔"

یعنی جو شخص اطاعت پر مرا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو نافرمانی پر مرا وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ موت وہ چیز ہے کہ:

﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ (لقمان ۳۱/ ۳۴)

Www.IslamicBooks.Website

"کوئی شخص بھی یہ نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا"

وہ انسان اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے کیسے بچا سکتا ہے جس نے ان کے لئے برائیوں کا دروازہ کھول رکھا ہو؟ اپنے گھر میں ویڈیو لے آیا ہو۔ تربیت کرنے والی عورتیں اور خدمت گزار مرد اور عورتیں اس کی بیویوں اور اس کی اولاد کے ساتھ اکٹھے مل جل کر رہتے ہوں۔ یا لوگ اس کی بیوی اور اولاد کے ساتھ بلاد کفر (کافروں کے ممالک) کا سفر کریں اور وہاں کفر اور اباحیت (حرام کاموں کو جائز سمجھنا) کی زندگی کا مشاہدہ کریں اور شرم و حیاء اور پردہ جیسی صفات کو چھوڑ کر بے پردگی اور بے حیائی اختیار کریں۔

وہ شخص اپنے گھر والوں کو دوزخ (کے عذاب) سے کیسے بچا سکتا ہے جو انہیں اس حال میں چھوڑ دے کہ اللہ کی نافرمانی کرتے پھریں اور جو باتیں اللہ نے واجب کی ہیں انہیں چھوڑ دیں؟ وہ شخص اپنی اولاد کو دوزخ سے کیسے بچا سکتا ہے جو خود تو مسجد کو جاتا ہے لیکن انہیں (اولاد کو) ان کے بستروں پر یا کھیل کود میں مصروف چھوڑ کر چلا جاتا ہے؟ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے' اللہ کی قسم! ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بازار بھر دیئے ہیں' وہ اپنی آوازوں سے ہمسایوں کو بے چین (اور پریشان) کرتے ہیں اور اپنی گاڑیوں سے راستے مسدود کر دیتے ہیں' کوئی انہیں یہ نہیں کہتا کہ مسجد کی طرف چلو۔ ان کے باپ سب کچھ دیکھتے ہیں مگر خاموش رہتے ہیں۔ ان کے مطالبات پورے کرتے اور اپنے گھروں میں انہیں ہر طرح کی سہولت فراہم کرتے ہیں اور بڑی خوشدلی اور خندہ پیشانی سے ان کا استقبال

Www.IslamicBooks.Website

کرتے ہیں۔ گویا وہ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ جن کاموں میں وہ لگے ہوئے ہیں وہ کرتے رہیں۔ اور ان کی بداعمالیوں پر خاموش رہتے ہیں۔ ماؤں کا مؤقف ان کے بارے میں آباء کے موقف سے بھی بدتر ہے' وہ انہیں ناپسند کرتی ہیں نہ ناراض ہوتی ہیں۔ وہ اللہ سے ڈرتی ہیں نہ اپنی اولاد کے انجام سے اور نہ اس دوزخ میں داخل ہونے سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اے ماؤں! اپنی اولاد کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ ان کے متعلق تم سے باز پرس ہو گی۔ انہیں اس حال میں نہ چھوڑو کہ وہ گھروں میں تمہارے ساتھ بیٹھے رہیں اور نماز چھوڑ دیں۔

والدین! نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو' گناہ اور سرکشی پر تعاون نہ کرو۔ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچانے پر تعاون کرو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔ اور یہ جان لو کہ نافرمانیوں اور ترک اطاعت الٰہی کے معاملے میں تم اپنی اولاد سے غفلت برت رہے ہو' یہی تو جہنم کی راہ اور فوری عذاب نازل ہونے کا موجب ہے اور جن شہروں پر عذاب نازل ہوا وہ تم سے دور بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿١٣٢﴾ ﴾ (طٰہٰ ۲۰/ ۱۳۲)

"اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیجئے اور خود اس پر قائم رہئے ہم تم سے کوئی رزق نہیں مانگتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔ اور بہترین انجام تو پرہیزگاروں ہی کا ہے"

Www.IslamicBooks.Website

دوزخ کے عذاب کے نمونے

(اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس عذاب سے پناہ میں رکھے)۔

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تعریف کا مستحق اور اس کا پورا پورا اہل ہے۔ اس نے جزاء کو اپنے عدل اور فضل کے درمیان گھومنے والی پیدا کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کی بادشاہی اور حکومت میں دوسرا کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر' آپ کی آل پر' آپ کے اصحاب پر اور آپ کی ہدایت پر چلنے والوں پر رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

اما بعد! اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو:

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿١٣١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٣٢﴾﴾ (آل عمران۳/ ۱۳۱-۱۳۲)

"اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

اور یہ بچاؤ اللہ کے اوامر کو بجالانے اور اس کی نواہی سے پرہیز کرنے سے

Www.IslamicBooks.Website

ہو گا کیونکہ تمہارے لئے اس آگ سے بچنے کی صرف یہی ایک ہی صورت ہے۔ دوزخ ہلاکت' سختی' انتہائی تکلیف اور سخت عذاب کا گھر ہے۔ وہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔ اس میں شیاطین اور ان کے پیروکار رہیں گے جو اللہ کی بدترین مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا:

﴿قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾﴾ (ص ۳۸/ ۸۴۔۸۵)

"سچ تو یہ ہے۔ اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔ کہ میں تجھ سے اور تیرے تمام پیروکاروں سے دوزخ کو بھر دوں گا۔"

دوزخ فرعون' ہامان' قارون' ابی بن خلف اور ایسے ہی دوسرے کافروں کا گھر ہے جو مخلوق میں سب سے زیادہ باغی اور بدکردار تھے۔ اگر آپ جہنم میں ان کے ٹھکانے کے متعلق پوچھیں تو وہ جہنم کے سب سے نچلے حصے میں' اور رب کائنات سے' سب لوگوں سے زیادہ دور ہوں گے۔ ان کا کھانا زقوم ہو گا جو ایک گندہ کڑوا اور بدشکل درخت ہے۔

﴿لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾﴾ (الغاشیۃ۸۸/ ۷)

"جو (بدن کو) موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا"

اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اِتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ فَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ بِحَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ»

Www.IslamicBooks.Website

”اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا کے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو دنیا والوں کی گزران دوبھر ہو جائے۔“

اس حدیث کو نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جب وہ بھوکے ہوں گے تو یہ کچھ انہیں کھانے کو ملے گا۔ پھر جب وہ اسے کھائیں گے تو ان کے جگر پیاس کی وجہ سے تپ جائیں گے:

﴿ وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ ﴾ (الکھف۱۸/ ۲۹)

”اور اگر وہ پانی کے لئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو گا۔“

اور ((مھل)) کا معنی ہے ”پگھلا ہوا تانبہ۔ وہ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا حتی کہ ان کا گوشت گر پڑے گا“ پھر جب وہ ناپسندیدگی کے باوجود مجبوراً اسے پئیں گے تو وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اور ان کی جلد کو گال (پکا) دے گا۔ یہ چیز ان کا مشروب ہو گا جو حرارت میں پگھلے ہوئے تانبے کی طرح بدبودار اور گندگی میں رستی ہوئی پیپ کی طرح ہو گا اور پینے والا مجبور ہو کر اسے پیئے گا:

﴿ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾ ﴾ (ابراھیم ۱۴/ ۱۷)

”وہ اسے گھونٹ گھونٹ پئے گا اور بمشکل ہی گلے سے اتار سکے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

ہر طرف اسے موت آئے گی لیکن مرے گا نہیں اور اس کے آگے بھی سخت عذاب ہو گا۔"

رہی لباس کی بات تو ان کا لباس بدی اور بے شرمی کا لباس ہو گا۔

﴿ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ ﴾ (الحج ۲۲/۱۹)

"ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔"

﴿ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ ﴾

(ابراھیم ۱۴/ ۵۰)

"ان کے لباس تارکول (یا گندھک) کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانک رہی ہو گی"

گویا ان کا یہ لباس انہیں جہنم کی حرارت سے نہیں بچائے گا بلکہ وہ شعلہ اور حرارت کو اور بھی زیادہ بھڑکا دے گا۔ وہ اس لباس سے اپنے چہروں کو آگ اور حرارت سے بچا نہ سکیں گے۔

﴿ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ ﴾ (الحج ۲۲/۱۹-۲۲)

"ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا، جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی اور ان (کو مارنے) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے (یعنی گرز) ہوں گے۔ جب بھی وہ اس تکلیف سے نکلنے کا ارادہ کریں گے پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے

Www.IslamicBooks.Website

اور (کہا جائے گا) جلنے کی سزا کا مزہ چکھتے رہو۔"

اے اللہ کے بندو! اس آگ سے بچو کیونکہ اس کی تپش بہت سخت ہے۔ وہ آگ اس دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ بنائی گئی ہے۔ اس میں مجرم داخل ہوں گے تو ان کے چمڑے گل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النساء میں فرماتے ہیں:

﴿ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَـٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ ﴾ (النساء ٤/ ٥٦)

"جب بھی ان کے چمڑے گل جائیں گے تو ہم ان کو دوسری کھال بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ غالب (اور) حکمت والا ہے۔"

ان کے ساتھ ہی شعلے بلند ہوں گے یہاں تک کہ وہ آگ کے اوپر والے حصے تک پہنچ جائیں گے۔

﴿ كُلَّمَآ أَرَادُوٓا۟ أَن يَخْرُجُوا۟ مِنْهَآ أُعِيدُوا۟ فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلنَّارِ ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴾

"جب بھی وہ اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ اس عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔" (السجدۃ ٣٢/ ٢٠)

ان کے لئے ایسا دائمی (ہمیشہ کا) عذاب ہوگا جس میں کبھی کمی نہ کی جائے گی اور وہ اس بارے میں مایوس ہو جائیں گے۔ یہ عذاب انہیں بار بار دیا جاتا رہے گا اور وہ سکھ نہ پاسکیں گے۔ وہ اس سے نجات کی التجاء کریں گے خواہ

Www.IslamicBooks.Website

لمحہ بھر کے لئے ہو لیکن انہیں کوئی جواب ہی نہیں دیا جائے گا:

﴿ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ ﴾ (المؤمن ٤٠/ ٤٩)

"جہنم میں پڑے ہوئے لوگ دوزخ کے چوکیدار فرشتوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعاء کرو وہ ایک دن، تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے"

﴿ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ ﴾ (المؤمن ٤٠/ ٥٠)

"وہ (فرشتے) ان سے کہیں گے، کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں (بلکہ ضرور آئے تھے)، تو وہ کہیں گے پھر تم خود ہی دعاء کرو اور (اس دن) کافروں کی دعاء رائیگاں ہو گی جیسے کسی نے سنی ہی نہیں۔"

تو ان کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ جب رسولوں نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی تھی تو انہوں نے بھی ان کی بات نہیں مانی تھی۔ گویا انہیں جواب بھی اس صورت میں دیا جائے گا۔

﴿ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ﴿١٠٧﴾ ﴾

(المؤمنون ٢٣/ ١٠٦-١٠٧)

"جہنمی لوگ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بد بختی

Www.IslamicBooks.Website

غالب آگئی تھی اور ہم (واقعی) گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دوزخ سے نکال لے۔ اگر دوبارہ ہم یہی کچھ کریں تو پھر ہم ظالم ہوں گے۔"

تو اللہ تعالیٰ انہیں توہین اور ذلت آمیز لہجے میں فرمائیں گے۔"

﴿ قَالَ ٱخۡسَـُٔواْ فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝١٠٨ ﴾ (المؤمنون ۲۳/ ۱۰۸)

"دور ہو جاؤ اسی (جہنم) میں (ذلت سے) پڑے رہو اور مجھ سے بات (بھی) نہ کرو۔

اب وہ ہر خیر اور بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور یہ جان لیں گے کہ اب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے تو ان کی مایوسی اور حسرت مزید بڑھ جائے گی:

﴿ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ ٱللَّهُ أَعۡمَٰلَهُمۡ حَسَرَٰتٍ عَلَيۡهِمۡۖ وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنَ ٱلنَّارِ ۝١٦٧ ﴾ (البقرة ۲/ ۱۶۷)

"اس طرح اللہ انہیں ان کے اعمال حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نہ نکل سکیں گے۔"

﴿ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًاۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝٦٥ يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمۡ فِي ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيۡتَنَآ أَطَعۡنَا ٱللَّهَ وَأَطَعۡنَا ٱلرَّسُولَا۠ ۝٦٦ ﴾ (الأحزاب ۳۳/ ٦٥-٦٦)

"وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔ اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ وہ کہیں گے، اے کاش! ہم نے اللہ کی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی!"

Www.IslamicBooks.Website

اے اللہ کے بندو! اس آگ سے ڈرو جس کی گہرائی بہت زیادہ اور گرفت بڑی سخت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ہم نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جانتے ہو یہ کیسی آواز ہے؟ ہم نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک پتھر تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا تھا جو آج اس گہرائی تک پہنچا ہے" اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

جب دوزخ دوزخیوں کو دور سے (دیکھے گی) تو:

﴿ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿١٢﴾ ﴾

(الفرقان ۲۵/ ۱۲)

"دوزخی اس کی غصے بھری آواز اور چیخنے چلانے کو سن لیں گے"

تو ان کے دل پھٹ جائیں گے: پھر:

﴿ إِذَآ أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ﴾ (الملک ٦٧/ ٧۔٨)

"جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہو گی۔ گویا کہ غصے کے مارے پھٹ پڑے گی۔"

یعنی وہ غیظ و غضب کی وجہ سے دوزخیوں پر پھٹ پڑے گی۔ کیونکہ وہ گھر ہی ایسا ہے جسے اپنے رہنے والوں پر سخت غصہ آتا ہے جب کہ وہ اندر موجود ہوتے ہیں۔ پھر آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ ان کے ساتھ کیا سلوک

Www.IslamicBooks.Website

کرے گی؟

اے بندگان الٰہی! اس آگ سے بچو اور اس بات سے ڈرو کہ کہیں تم خود اس کے اہل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو یقینی طور پر اہل جنت اور اہل دوزخ کی صفات اجمالاً اور تفصیلاً بیان فرما دی ہیں تاکہ رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کی اللہ پر کوئی حجت نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾ وَءَاثَرَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَإِنَّ ٱلْجَحِيمَ هِىَ ٱلْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ ٱلْجَنَّةَ هِىَ ٱلْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾ ﴾ (النازعات۷۹/ ۳۷۔۴۱)

"سو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے (جوابدہی کے لئے) کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اپنے آپ کو خواہش نفس سے روکے رکھا تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔"

اللہ جی! ہم آپ سے دوزخ کی آگ سے نجات اور دارالقرار کی کامیابی کی دعاء کرتے ہیں۔

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

Www.IslamicBooks.Website

نعمتوں والی جنت کی خوبی اور اس تک پہنچنے کا راستہ!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَسَارِعُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ أُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ ﴾ (آل عمران ۳/ ۱۳۳)

"اور اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف لپکو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ یہ جنت پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

اور رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

«أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلاَ خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ» (متفق علیہ)

"میں (اللہ) نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کوئی انسان کبھی اس کا تصور ہی کر سکا۔ (متفق علیہ)"

ارشاد ربانی ہے:

Www.IslamicBooks.Website

﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴾ (السجدة ٣٢/ ١٧)

”ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان چھپا کر رکھا گیا ہے اسے کوئی شخص نہیں جانتا۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے“

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس گھر کا اندازہ کیونکر کیا جا سکتا ہے جس کا درخت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور اسے اپنے احباب کی قرار گاہ بنایا ہے اور اسے اپنی رحمت' کرامت اور خوشنودی سے بھر دیا ہے۔ اور اس کی نعمتوں کو بہت بڑی کامیابی قرار دیا ہے اور اسے بہت بڑی بادشاہی بتلایا ہے۔ اور اس کے گرد تمام قسم کی بھلائیاں جمع کر دی ہیں اور اسے عیب' آفت اور (ہر قسم کے) نقص سے پاک رکھا ہے۔

اگر آپ اس کی زمین اور اس کی مٹی کی بابت پوچھیں تو وہ کستوری اور زعفران ہے۔ ار اگر اس کی چھت کے متعلق پوچھیں تو وہ رحمٰن کا عرش ہے۔ اور اگر یہ پوچھیں کہ اس کی کنکریاں کیسی ہیں؟ تو وہ موتی اور جواہر ہیں۔ اور اگر یہ پوچھیں کہ کس چیز سے تعمیر کی گئی ہے؟ تو اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی۔ اور اگر اس کے درختوں کے متعلق پوچھیں' تو اس کے ہر درخت کا تنا سونے اور چاندی کا ہے۔ نہ ایندھن والی لکڑی کا اور نہ عمارتی لکڑی کا۔ اور اگر آپ اس کے پھلوں کی بابت پوچھیں' تو اس کے انگور مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔ اور اس کے پتوں کے متعلق پوچھیں تو وہ باریک کپڑوں سے بھی زیادہ

Www.IslamicBooks.Website

خوبصورت ہیں۔ اور اگر آپ اس کی نہروں کی بات سوال کریں' تو وہ دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ کبھی نہیں بدلتا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہیں اور خالص شہد کی نہریں ہیں۔ اگر آپ ان کے کھانے کی بابت پوچھیں' تو وہ ان کے پسندیدہ پھل اور مرغوب پرندوں کا گوشت ہو گا۔ اور اگر ان کے مشروب کی بات پوچھیں' تو وہ زنجبیل' تسنیم اور کافور ہے۔ اور اگر ان کے برتنوں کے متعلق پوچھیں' تو وہ سونے اور چاندی کے ہوں گے' جو شیشے کی طرح صاف ہوں گے۔ اور اگر آپ اس کے دروازوں کی وسعت پوچھیں' تو اس کے دونوں کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ اور اس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا جب وہ رش کی وجہ سے بھرا ہوا ہو گا۔ اور اگر آپ درختوں سے ہوا گذر کر آواز پیدا ہونے کی بات پوچھیں' تو جو اسے سنے گا وہ جھوم اٹھے گا۔ اور اگر آپ اس کے سائے کی بابت پوچھیں تو جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر ایک تیز رفتار گھوڑا ایک سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تو وہ ختم ہونے میں نہ آئے۔ اور اگر آپ اس کی وسعت کی بابت پوچھیں تو اہل جنت میں جو ادنی درجے کا جنتی ہو گا اس کی مملکت' تختوں' محلوں اور باغات کی وسعت دو ہزار سال چلنے کی مسافت ہے۔ اور اگر آپ اس کے خیموں اور قبوں کے متعلق پوچھیں' تو کھوکھلے موتیوں سے تیار کردہ ان خیموں میں سے ہر خیمے کی لمبائی ستر میل ہے۔ اور اگر جنت کے محلوں اور ان کی بلندیوں کا پوچھیں' تو وہ کئی منزلہ ہیں اور ان میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور اگر ان کی اونچائی کی بات کریں تو وہ افق میں اس طلوع یا غروب ہونے والے ستارے

Www.IslamicBooks.Website

کی طرح ہے جس تک نگاہیں پہنچ بھی نہیں سکتیں۔ اور اگر اہل جنت کے لباس کا پوچھیں، تو وہ ریشم اور سونے سے ہو گا۔ اور اگر اس کے بچھونوں کی بات پوچھیں، تو وہ اطلس کے ہوں گے اور اعلیٰ ترتیب سے سجائے ہوئے ہوں گے۔ اور اگر اس کے پلنگوں کے بارے میں پوچھیں تو ان میں زنجیریں اور پردے لٹک رہے ہیں جن میں سونے کے بٹن لگا کر بند کر دیئے گئے ہوں گے کہ کوئی شگاف وغیرہ باقی نہ رہے۔ اور اگر اہل جنت اور انکے حسن کی بات کریں، تو وہ چاند کی صورت پر ہوں گے اور اگر آپ ان کی عمروں کے متعلق پوچھیں تو وہ ۳۳ سال کے ہوں گے، اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے۔ جن کے بارے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا بِعَرْضِ سَبْعَةِ أَذْرُع»

"ان (آدم علیہ السلام) کا طول ستر ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔"

اور اگر ان کے سماع کی بابت پوچھیں تو ان کی گوری گوری کشادہ چشم (پیکر حسن و جمال خوبرو) بیویوں کا گانا ہو گا اور اس سے بھی بڑھ کر فرشتوں اور نبیوں کی آوازوں کا سماع ہو گا اور اس سے بھی بڑھ کر رب العالمین کا خطاب ہو گا۔

اور اگر آپ اہل جنت کی سواریوں کا حال پوچھیں، جن پر وہ سوار ہو کر ایک دوسرے کی ملاقات کو جائیں گے، تو وہ بہت شریف الاصل ہوں گی جنہیں اللہ نے جیسے چاہا پیدا کیا۔ وہ ان پر سوار ہو کر باغات میں جہاں چاہیں گے سیر کرتے پھریں گے۔ اور اگر آپ ان کے زیورات اور کنگنوں کی بات کریں،

Www.IslamicBooks.Website

تو وہ سونے اور موتیوں کے ہوں گے اور ان کے سروں پر تاج ہوں گے۔ اور اگر آپ اہل جنت کے خادموں کے متعلق پوچھیں تو وہ لڑکے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں۔ اور اگر آپ ان کی دلہنوں اور بیویوں کی بات کریں' تو وہ ہم عمر (محبوب اور پیاری پیاری) دوشیزائیں ہوں گی جن کے اعضاء میں جوانی کا پانی جاری ہو گا۔ پھر اس کے بعد امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے موٹی آنکھوں والی حوروں کے اوصاف کا ذکر کیا' پھر اس بات کا کہ اہل جنت اپنے قابل ستائش اور غالب پروردگار کی زیارت کریں گے اور اس کا پاکیزہ چہرہ دیکھیں گے جیسا کہ آپ سورج اور چاند کو دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلام کہیں گے اور انہیں اپنے دیدار سے نوازیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ایسی کامیابی ہو گی جو جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہو گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٧٢﴾ ﴾

(التوبة ٣/ ٧٢)

"اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سب سے بڑی چیز ہے اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے"

Www.IslamicBooks.Website

شاہراہ بہشت!

جنت کا مستحق بنانے کے جن اوصاف کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ذکر کیا ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآن مقدس میں یہ اوصاف بہت سے ہیں' ان کا مدار تین قواعد پر ہے: ایمان' تقوی اور عمل صالح جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے اور سنت کے موافق ہوں۔ جو لوگ اس اصول کو اپنائیں گے صرف وہی اس خوشخبری کے اہل ہوں گے۔ قرآن و سنت کی تمام بشارتیں اسی اصول پر گردش کرتی ہیں۔ اور اس میں دو اصل جمع ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اخلاص اور اس کی مخلوق سے احسان۔ اور اس کی ضد ان لوگوں میں جمع ہو جاتی ہے جو ریاکاری کرتے ہیں اور ضرورت کی معمولی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں۔

پھر یہ دونوں اصل میں ایک ہی خصلت کی طرف لوٹتے ہیں اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی محبوب چیزوں میں پروردگار کی موافقت۔ اور اس بات کی تحقیق کیلئے رسول اللہ ﷺ کی ظاہراً اور باطناً پیروی کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ وہ اعمال جو اس اصل کی تفاصیل ہیں تو وہ ستر سے کچھ زیادہ شعبوں پر مشتمل ہیں' جن میں سب سے اعلیٰ درجہ کلمہ ((لا الہ الا اللہ)) ہے اور سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا دینا۔ اور ان دونوں درجوں کے درمیان جتنے بھی درجات ہیں' ان سب کا مرجع یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس بات کی خبر دی ہے اس کی تصدیق کی جائے اور جس بات کا حکم دیا ہے اسکی اطاعت کی جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

جنت کی چند نعمتوں کا ذکر

(اللہ تعالی ہمیں اہل جنت سے بنائے)

سب طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے جس نے اپنے مومن بندوں کی مہمانی کے لئے باغات فردوس بنائے اور اہل ایمان کو صالح اعمال کی قسمیں بتائیں تاکہ وہ ان باغات کی راہوں پر چلیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے رفیق اعلیٰ سے ملنے اور جنت ماویٰ تک پہنچنے کی فوری خواہش کی اور اس کے سوا آپ کا کوئی شغل نہ تھا۔ آپ ﷺ پر، آپ کے آل و اصحاب پر اور جنہوں نے احسان کے ساتھ آپ کی ہر چھوٹی بڑی بات کی پیروی کی، سب پر اللہ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو۔

امابعد! اللہ کے بندو اللہ سے ڈرتے رہو:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَسَارِعُوٓا۟ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ وَٱلْعَافِينَ عَنِ

Www.IslamicBooks.Website

ٱلنَّاسِۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾ وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا۟
فَٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا۟ ٱللَّهَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ لِذُنُوبِهِمْ
وَمَن يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلُوا۟ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ
تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ وَنِعْمَ أَجْرُ
ٱلْعَٰمِلِينَ ﴿١٣٦﴾ (آل عمران ۳/ ۱۳۳-۱۳۶)

"اور اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی طرف لپکو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے اور وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگدستی ہر حال میں (اپنا مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں' غصہ پی جاتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکو کاروں ہی کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ کہ جب کوئی کھلا گناہ (یعنی برا کام) یا (کسی گناہ کا ارتکاب کر کے) اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں' پھر اس سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا بخشش بھی کون سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کیئے پر اڑے نہیں رہتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغات ہیں' جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت ہی اچھا ہے۔"

ایسے گھر کی طرف لپکو جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا تصور تک آیا۔ اس کی چابی ((لا الہ الا اللہ)) ہے۔ اور

Www.IslamicBooks.Website

اس کے دندانے شریعت کے احکام ہیں' اب جو کوئی ایسی چابی لائے گا جس کے دندانے بھی ہوں گے تو اس کے لئے جنت کھل جائے گی اور جو کوئی ایسی چابی لائے گا جس کے دندانے نہیں ہوں گے تو ممکن ہے کہ وہ اس میں داخل نہ ہو سکے۔ اس کے آٹھ دروازے ہیں۔ تو جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کرتا رہا اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ ہے بھلائی۔ جو شخص نمازی ہو گا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو صدقہ کرنے والا ہو گا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو روزے رکھتا ہو گا' اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی شخص کو تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ ان دروازوں کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا مکہ اور ہجر (مدینہ) کے درمیان ہے۔ اس جنت کی تعمیر میں ایک اینٹ سونے کی ہو گی اور ایک چاندی کی' اور ان میں مسالہ کستوری کا ہو گا۔ اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہوں گے اور مٹی زعفران ہو گی۔ کمرے ایسے ہوں گے جن کے اندر سے ان کا باہر اور باہر سے ان کا اندر نظر آتا ہو گا۔ ہر مومن کے لئے اس جنت میں کھوکھلے موتی کا خیمہ ہو گا جس کا طول ستر میل ہو گا۔ جنت میں ایک درخت ایسا ہو گا کہ اگر ایک تیز رفتار گھڑ سوار سو سال اس کے سائے میں سفر کرتا رہے تو بھی وہ سایہ ختم نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ((وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ)) (لمبا سایہ) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: یہ لمبا سایہ جنت کے کنارے ایک درخت ہو

Www.IslamicBooks.Website

گا جس کے سائے کا اندازہ یہ ہے کہ ایک سوار اس کے اطراف میں سو سال سفر کرتا رہے۔ اہل جنت اپنے محلوں سے نکل کر اس کے سائے میں باتیں کریں گے۔ یہ درخت ((سبحان اللہ))' ((الحمدللہ)) اور ((لا الہ الا اللہ واللہ اکبر)) کے بیج سے اگا ہو گا۔

ان میں دو باغ ایسے ہوں گے کہ جن میں ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی۔ اور دو باغ ایسے ہوں گے جن میں لذیذ پھل' کھجوریں اور انار ہوں گے۔ اور یہ پھل دنیوی کھجور اور انگور جیسے نہ ہوں گے ان کا صرف نام ہی ایک جیسا ہو گا مگر چیز کچھ اور ہو گی۔ ان کے درختوں کے خوشے جھکے ہوئے ہوں گے۔ چاہے کوئی (جنتی انسان) کھڑا ہے' بیٹھا ہے یا لیٹا ہوا ہے (ہر حال میں) آسانی سے پھل لے سکے گا۔ جب بھی اس درخت سے کوئی پھل توڑا جائے گا تو اس کی جگہ اور پیدا ہو جائے گا۔

﴿كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا﴾ (البقرۃ ۲/ ۲۵)

"جب بھی انہیں کھانے کو کوئی پھل دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ تو ہم پہلے کھا چکے ہیں اور انہیں (دنیا کے پھلوں سے) ملتے جلتے ہم شکل پھل دیئے جائیں گے"

یہ مشابہت صرف رنگوں میں ہو گی اس کا مزہ کچھ اور ہی ہو گا۔

﴿وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا﴾ (مریم ۱۹/ ۶۲)

"اور بہشت میں انہیں پیہم صبح شام رزق ملتا رہے گا۔"

انہیں یہ بتلایا جائے گا کہ وہ کوئی پھل کھالیں' وہ موت سے بھی امن میں

Www.IslamicBooks.Website

رہیں گے، بڑھاپے اور بیماری سے بھی۔ اور ان کی نعمتوں میں کوئی کمی واقع ہو گی نہ زوال۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُواْ فَفِى ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾ ﴾

(ھود ۱۱/ ۱۰۸)

"اور وہ لوگ جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں مگر جتنا تیرا پروردگار چاہے گا۔ یہ ایسا بدلہ ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گا۔"

اس میں ایسی نہریں ہوں گی جن کا پانی صاف ہو گا۔ یعنی اس میں تغیر آئے گا اور نہ ان کی حالت تبدیل ہو گی۔ اور دودھ کی نہریں ہو گی اس کا مزہ کھٹاس میں بدلے گا نہ اس میں کوئی بگاڑ پیدا ہو گا۔ اور شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوں گی۔ اس سے مستی ہو گی اور نہ عقلیں زائل ہوں گی۔ نیز صاف ستھری شہد کی نہریں ہوں گی۔ یہ نہریں گڑھے کے بغیر جاری ہوں گی، ان کے لئے کھائیاں کھودنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ وہ ان نہروں میں اپنی چاہت کے مطابق تصرف کریں گے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَٰنٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ ﴾ (الدھر ۷۶/ ۱۹)

"ان کے پاس (خدمت کے لئے) ایسے لڑکے آتے جاتے ہوں گے جو

Www.IslamicBooks.Website

ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہیں گے جب آپ انہیں (اپنے آقاؤں میں پھرتے ہوئے اور ان کی خوبصورتی کو) دیکھیں گے تو یہ خیال کریں گے کہ یہ تو بکھرے ہوئے موتی ہیں' (جو ان کو سفید شراب کے بھرے ہوئے جام پیش کریں گے جو پینے والوں کے لئے بہت لذیذ ہوں گے)"

﴿ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝١٥ قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝١٦ ﴾ (الدھر ٧٦/ ١٥-١٦)

"(اہل جنت کے خدام) چاندی کے برتن اور جام لئے ان کے گرد پھریں گے وہ (چاندی) شیشے کی طرح (صاف شفاف ہو گی)۔ شیشے کی طرح (صاف شفاف مگر) چاندی کے ہوں گے۔ (اہل جنت کے خدام) ان کو ٹھیک اندازے کے مطابق بھریں گے۔ (یعنی پینے والوں کی ضرورت سے کم نہ زیادہ۔)"

ہر جنتی کو کھانے پینے میں سو گنا قوت عطا کی جائے گی تاکہ جو کچھ وہ پسند کریں کھائیں اور جو مشروب لذیذ ہوں وہ پیئیں اور اپنی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ پھر ان کا یہ کھانا پینا ڈکار سے ہضم ہو جائے گا اور پسینہ کے ذریعہ ان کی جلدوں سے خارج ہو گا۔ اور اس پسینہ سے کستوری کی سی خوشبو آئے گی۔

انہیں پیشاب آئے گا نہ پاخانہ اور نہ بلغم۔ ان کی بیویاں حیض' نفاس اور ہر قسم کی گندگی سے پاک ہوں گی:

﴿ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ۝٥٦ لَهُمْ فِيهَا

Www.IslamicBooks.Website

فَٰكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾ سَلَٰمٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾

(یسین ۳۶/ ۵۶۔۵۸)

"وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں تکیہ لگائے تخت نشین ہوں گے۔ ان کے لئے ہر قسم کے لذیذ پھل ہوں گے اور ہر وہ چیز جو وہ طلب کریں گے اور مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے ان کی بیویوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور انہیں کنوارا رکھا۔ جب کوئی شوہر اپنی بیوی سے مجامعت کرے گا تو اس کے بعد وہ پھر باکرہ (کنواری) ہو جائے گی' نیز انہیں اپنے خاوندوں سے محبت کرنے والیاں اور ہم عمر بنادیا۔ عروب وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہو۔ اور اتراب وہ جو ہم عمر ہو۔

نیز جنت میں انہیں وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور جس سے آنکھیں لذت حاصل کریں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ اس میں جگہ تبدیل کرنا چاہیں گے اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تم اب تندرست رہو گے' کبھی بیمار نہ ہو گے۔ تم زندہ رہو گے' کبھی نہیں مرو گے۔ نیز تم جوان ہی رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ اور ان سب باتوں سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر ہمیشہ خوش رہیں گے' کبھی ناراض نہ ہوں گے' پھر سب سے بڑھ کر جو نعمت انہیں حاصل ہو گی وہ ان کے رحیم و کریم رب کی زیارت ہو گی' جس نے ان پر یہ احسان فرمایا' حتی کہ انہیں

Www.IslamicBooks.Website

اپنی مہربانی سے سلامتی اور نعمتوں والے گھر تک پہنچا دے گا اور وہ اپنی آنکھوں سے عیاں طور پر اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ ﴾

(القیامۃ ۷۵/ ۲۲-۲۳)

"کئی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے جو اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے"

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے کہ تم چودھویں کی رات چاند کو دیکھتے ہو۔ اگر تم سے ہو سکے کہ طلوع آفتاب سے پہلے نماز (فجر) اور غروب سے پہلے نماز (عصر) تم پر غالب نہ آجائیں تو تم اُنہیں ضرور بروقت ادا کرو۔"

اور اگر تم ان باغات والوں اور ان محلات میں رہنے والوں کے متعلق پوچھو، تو یہ وہ لوگ ہیں جن کی صفات اللہ تعالیٰ نے ان محکم آیات میں بیان فرمائی ہیں:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ﴿٤﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٥﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٧﴾ وَالَّذِينَ هُمْ

Www.IslamicBooks.Website

لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ ﴿٨﴾ وَٱلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْوَٰرِثُونَ ﴿١٠﴾ ٱلَّذِينَ يَرِثُونَ ٱلْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿١١﴾ (المؤمنون ۲۳/ ۱-۱۱)

"بلاشبہ مومن کامیاب ہو گئے' جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں (کنیزوں) سے (نہیں) کیونکہ ان سے مباشرت کرنے میں ان پر انہیں کوئی ملامت نہیں۔ سو جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو یہی لوگ حد سے نکل جانے والے ہیں۔ اور وہ جو امانتوں اور معاہدوں کو ملحوظ رکھتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں (یعنی) جو جنت الفردوس کی میراث حاصل کریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت اور ہر اس قول و عمل کا سوال کرتے ہیں جو جنت کے قریب کر دے۔ نیز ہم دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو دوزخ کے قریب لے جائے۔ اللہ جی! ہماری توبہ قبول فرمائیں۔ ہمیں بخش دیں اور ہم پر رحم فرمائیں۔ یقیناً آپ ہی توبہ قبول کرنے والے' بخشنے والے مہربان ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا بیان

ہم اس کتاب کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور وسعت کے ذکر پر ختم کر رہے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی مہربانی کی توقع رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے اعمال ایسے نہیں ہیں جن کے سبب معافی کی امید رکھی جا سکے' بلکہ ہم تو اس کی رحمت اور مہربانی کی بناء پر یہ توقع رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُواْ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ۝٥٣ ﴾ (الزمر ۳۹/ ۵۳)

"(اے پیغمبر!) آپ (میرے بندوں سے) کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جو اپنے آپ پر زیادتیاں کر چکے ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ بلاشبہ اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے"

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَمَّا قَضَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْخلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِندَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي» (متفق علیہ)

Www.IslamicBooks.Website

"جب اللہ عز و جل مخلوق کو پیدا فرما چکا تو اس نے اس کتاب میں، جو عرش کے اوپر اس کے پاس ہے، لکھا کہ بلاشبہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔"

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

«إِنَّ للهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فبهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»(مسلم كتاب التوبة)

"بلاشبہ اللہ عز و جل کے لئے سو رحمتیں ہیں، جن میں سے اس نے ایک رحمت انسانوں، جنوں، درندوں اور چوپایوں کے درمیان نازل فرمائی ہے اور اسی وجہ سے وہ آپس میں مہربانی کرتے اور اسی وجہ سے آپس میں رحمت کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر مہربانی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ۹۹ رحمتیں پس انداز کر رکھی ہیں، جن سے وہ قیامت کے دن لوگوں پر رحم فرمائے گا۔"

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَحِيْمٌ، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَمَنْ هَمَّ

Www.IslamicBooks.Website

بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ وَّاحِدَةٌ أَوْ يَمْحُوْهَا اللهُ وَلاَ يَهْلِكُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى إِلاَّ هَالِكٌ»(متفق علیه)

”یقیناً تمہارا پروردگار تبارک و تعالیٰ انتہائی مہربان ہے۔ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے پھر وہ کام نہ کرے' اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور اگر نیکی کا کام کرے تو دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بڑھا دی جاتی ہیں۔ اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے پھر وہ کام نہ کرے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے' پھر اگر وہ کام کرے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ اسے بھی مٹا دیتا ہے۔ اب جو شخص ہلاک ہونا ہی چاہتا ہے تو اس کی ہلاکت اللہ کے ذمہ نہیں ہے۔ (متفق علیہ)“

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

«مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيْدُ وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً، فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا. وَمَنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً»(رواه مسلم)

”جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کے لئے ایسی دس نیکیاں ہیں اور میں انہیں بڑھا بھی سکتا ہوں۔ اور جو کوئی برائی کرے تو اس کے

Www.IslamicBooks.Website

بدلے ایسی ایک ہی برائی ہے یا میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔"

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

«أَنَّ رَجُلاً أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِيْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: عَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا آخرَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِيْ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: عَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا آخرَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ عَمِلْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِيْ، فَقَالَ: عَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، فَلْيَعْمَلْ مَا شَآءَ»

"ایک آدمی گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے تو یہ مجھے بخش دے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں' میرے بندے کو یہ علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو اس کا گناہ معاف بھی کر سکتا ہے؟ اور اسے پکڑ بھی سکتا ہے میں نے اپنے

Www.IslamicBooks.Website

بندے کو معاف کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ گزرتا ہے' جتنا اللہ چاہتا ہے' تو وہ پھر کوئی اور گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے' اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو مجھے یہ معاف فرما دے۔ اللہ عز و جل فرماتے ہیں: میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو اس کا گناہ معاف کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے؟ بے شک میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر کچھ عرصہ گزرتا ہے' جتنا اللہ چاہتا ہے' تو پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے' اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں' میرا یہ گناہ بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے؟ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اب وہ جو چاہے کرے۔"

صحیحین میں حدیث ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جو دوڑ رہی تھی۔ جب اس نے قیدیوں میں ایک بچہ پایا تو اسے پکڑا اور اپنی چھاتی سے چمٹا لیا' پھر اسے دودھ پلایا' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"

«أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لاَ وَاللهِ! وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لاَ تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا»

"تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

ہم نے کہا اللہ کی قسم! نہیں اگر وہ اسے نہ پھینکنے کا اختیار رکھتی ہو' آپ نے فرمایا:"

"اللہ کی قسم! جتنی یہ (عورت) اپنے بچے پر مہربان ہے' اللہ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے"

اور صحیحین میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کردہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ»

"جس بندے نے بھی ((لاالہ الا اللہ)) کہا پھر اس پر قائم رہا اور اسی حالت میں مرا وہ (بالآخر) جنت میں داخل ہو گا۔"

(ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا:

«وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ ....»

"خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے' خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے' خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے" پھر چوتھی بار آپ نے فرمایا: خواہ اس سے ابوذر کی ناک خاک آلود ہو (یعنی چاہے یہ بات ابوذر کے لئے ناگوار ہی کیوں نہ ہو؟"

نیز صحیحین میں عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

«إِنَّ اللهَ حَرَّمَ النَّارَ عَلٰى مَنْ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ»

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے ((لا الہ الا اللہ)) کہا یقیناً اللہ نے اس پر دوزخ کو حرام کر دیا ہے"

نیز صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

«يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَكَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً، ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَزْنُ بُرَّةٍ، ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً»

"جس شخص نے ((لا الہ الا اللہ)) کہا اور اس کے دل میں ایک جو کے وزن برابر بھلائی ہو' اسے دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ پھر اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے ((لا الہ الا اللہ)) کہا اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے برابر بھلائی ہو۔ پھر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے ((لا الہ الا اللہ)) کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہو۔"

اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًا أَوْ نَصْرَانِيًا فَيَقُوْلُ: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ»(مسلم التوبة٤٩)

Www.IslamicBooks.Website

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک یہودی یا عیسائی ہر مسلمان کے سپرد کر کے فرمائیں گے" یہ (یہودی یا عیسائی) آگ سے تمہارا فدیہ ہے۔"

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِّنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجلاًّ، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَ تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَ ظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ يَقُوْلُ: لاَ يَارَبِّ فَيَقُوْلُ: أَ فَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ لاَ يَارَبِّ فَيَقُوْلُ: بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَإِنَّهُ لاَ ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: أُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السَّجِلاَّتُ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لاَ تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السَّجِلاَّتُ فِيْ كِفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السَّجِلاَّتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلاَ يَثْقُلُ مَعَ اِسْمِ اللهِ شَيْءٌ»

"اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے روبرو میری امت میں سے قیامت کے دن ایک شخص کو چن لے گا۔ اس کے سامنے ۹۹ بڑے بڑے اوراق

Www.IslamicBooks.Website

پھیلا دیئے جائیں گے، جن میں سے ہر ورق حد نگاہ تک پھیلا ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا، نہیں اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارا کوئی عذر ہے یا کوئی نیکی ہے؟ وہ شخص حیران رہ جائے گا پھر کہے گا: نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیوں نہیں (بلکہ) ہمارے ہاں تمہاری ایک نیکی ہے، آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ پھر ایک چٹ نکالی جائے گی جس میں لکھا ہو گا: ((اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ)) پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو حاضر کرو، تو وہ شخص عرض کرے گا، اے میرے رب! اس (چھوٹی سی) چٹ کو ان (حد نگاہ تک پھیلے ہوئے) دفاتر سے کیا نسبت؟ تو اس سے کہا جائے گا، یقیناً تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر وہ اوراق ایک پلڑے میں ڈالے جائیں گے اور چٹ دوسرے پلڑے میں۔ آپ نے فرمایا: پھر اوراق والا پلڑا اوپر اٹھ جائے گا اور چٹ والا بھاری ہو جائے گا۔ اللہ عز و جل کے نام سے کوئی چیز بھی بھاری نہیں ہو سکتی۔"

یہ احادیث اور وہ جو کتاب الرجاء میں مذکور ہیں، سب ہمیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی، وسعت رحمت اور فیاضی کی خوشخبری دیتی ہیں۔ اور ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ہم سے ایسا معاملہ نہیں فرمائیں گے جس کے ہم مستحق ہیں، بلکہ وہ ہم پر مہربانی فرمائیں گے جس کا وہ سزاوار ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور ہم اللہ عزوجل سے اپنے ان اقوال کی معافی چاہتے ہیں جو ہمارے اعمال کے مخالف ہیں۔ اور ہر اس تصنع سے بھی جسے لوگوں کے لئے زینت دیتے ہیں۔ اور ہر اس علم اور عمل سے بھی جس کا ہم قصد کریں۔ پھر اس میں ایسی چیزیں مل جائیں جو اسے گدلا کر دیں' للہذا ہم اس کے کرم ہی کو اس کے کرم کے ہاں سفارشی بناتے ہیں' اور اس کی فیاضی سے ہی اس کی فیاضی کا سوال کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ قریب ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔

اور ہر طرح کی تعریف اللہ رب العالمین کے لئے خاص ہے' بہت ہی پاکیزہ اور بابرکت تعریف جیسی کہ ہمارا پروردگار پسند فرمائے اور وہ اس سے خوش ہو۔ اور جیسی کہ اس مہربان عزوجل کے شایان شان ہے۔

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
Tel:2308 27 37/ 2308 89 89, Fax:2306 57 10.

Rs. 20/-

Www.IslamicBooks.Website